

# شہادت امام حسین (ع) کے بعد زینب کبریٰ (س) کی تین ذمہ داریاں (حصہ سوم)

<?xml encoding="UTF-8">

## انقلاب حسینی کی پیغام رسانی

جیسا کہ پہلے بیان ہوا کہ انقلاب حسینی کے دو باب ہیں : ایک جنگ و جہاد اور شہادت - دوسرا ان شہادتوں کا پیغام لوگوں تک پہنچانا۔ اب قیام امام حسین (ع) کے پیغامات طبعی طور پر مختلف ملکوں تک پہنچانے کیلئے کئی سال لگ جاتا؛ جس کی دلیل یہ ہے کہ مدینہ والوں کو اہلبیت کے وارد ہونے سے پہلے واقعہ کربلا کا پتہ تک نہ تھا - اس طرح بنی امیہ کہ تمام وسائل و ذرائع اپنی اختیار میں تھیں - سارے ممالک اور سارے عوام کو اپنے غلط پروپیگنڈے کے ذریعے اپنی حقانیت اور امام حسین (ع) کو باغی ثابت کرسکتا تھا۔ اگرچہ انہوں نے اپنی پوری طاقت استعمال کی کہ اپنی جنایت اور ظلم و بربریت کو چھپائے اور اپنے مخالفین کو بے دین ، دنیا پرست ، قدرت طلب، فساد کی طور پر پہنچنوا دیا جائے۔ چنانچہ زیاد نے حجر بن عدی اور ان کے دوستوں کے خلاف جھوٹے گواہ تیار کرکے ان پر کفر کا فتویٰ جاری کیا - اسی طرح ابن زیاد اور یزید نے امام حسین (ع) اور ان کے ساتھیوں کے خلاف سوء تبلیغات شروع کرکے امام (ع) کو دین اسلام سے خارج ، حکومت اسلام سے بغاوت اور معاشرے میں فساد پیدا کرنے والے معرفی کرنا چاہا اور قیام حسینی (ع) کو بے رنگ اور کم اہمیت بنانا چاہا - لیکن اہلبیت کی اسیری اور زینب کبریٰ (س) کے ایک خطبے نے ان کے سارے مکروہ عزائم کو خاک میں ملا دیا ؛ اور پوری دنیا پرواضح کردیا؛ کہ یزید اور اس کے حمایت کرنے والے راہ ضلالت اور گمراہی پر ہیں - اور جو کچھ ادعی کر رہے ہیں وہ سب جھوٹ پر مبنی ہے - اور بالکل مختصر دنوں میں ان کے سالہا سال کی کوششوں کو نابود کردیا - اور امام حسین (ع) کی مظلومیت، عدالت خواہی ، حق طلبی، دین اسلام کی پاسداری اور ظلم ستیزی کو چند ہی دنوں میں بہت سارے شہروں اور ملکوں پر واضح کردیا۔ یزید اس عمل کے ذریعے لوگوں کو خوف اور وحشت میں ڈالنا چاہتا تھا تاکہ حکومت کے خلاف کوئی سر اٹھانے کی جرات نہ کر سکے۔ لیکن تھوڑی ہی مدت کے بعد انقلاب حسینی نے مسلمانوں میں ظالم حکومتوں کے خلاف قیام کرنے کی جرات پیدا کی - چنانچہ اسیران اہلبیت (ع) شام سے واپسی سے پہلے ہی شامیوں نے یزید اور آل یزید پر لعن طعن کرنا شروع کیا - اور خود یزید بھی مجبور ہوا کہ ان کیلئے اپنے شہیدوں پر ماتم اور گریہ کرنے کیلئے گھر خالی کرنا پڑا۔ یہاں سے معلوم ہوتا ہے فاتح کون تھا اور مغلوب کون؟ کیونکہ جیتے اور ہارنے کا فیصلہ جنگ وجدال کے بعد نتیجہ اور ہدف کو دیکھنا ہوتا ہے - ظاہر ہے کہ امام حسین (ع) کا ہدف اسلام کو بچانا تھا اور بچ گیا - اور فاتح وہ ہے جس کی بات منوائی جائے وہ غالب اور جس پر بات کو تحمیل کیا جائے اور اپنے کئے ہوئے اعمال کو کسی دوسرے کے اوپر ڈالے جیسا کہ یزید نے کہا کہ امام حسین (ع) کو میں نے نہیں بلکہ عبید اللہ ابن زیاد نے شہید کیا ہے ، وہ مغلوب ہے -

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع: قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَيَّ بَنُ الْحُسَيْنِ وَ قَدْ قُتِلَ الْحُسَيْنُ بَنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ اسْتَقْبَلَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَلْحَةَ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ وَ قَالَ يَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ مَنْ غَلَبَ وَ هُوَ يُغَطِّي رَأْسَهُ وَ هُوَ فِي الْمَحْمِلِ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ مَنْ غَلَبَ وَ دَخَلَ وَ قُتِلَ الصَّلَاةُ فَأَذِّنْ ثُمَّ أَقِمْ۔

امام صادق (ع) روایت کرتے ہیں کہ امام زین العابدین (ع) نے فرمایا : جب شام سے مدینہ کی طرف روانہ ہو رہے

تھے تو ابراہیم بن طلحہ بن عبید اللہ میرے نزدیک آیا اور مذاق کرتے ہوئے کہا : کون جیت گیا؟  
 امام سجاد (ع) نے فرمایا : اگر جاننا چاہتے ہو کہ کون جیتے ہیں؛ تو نماز کا وقت آنے دو اور اذان و اقامت کہنے دو ، معلوم ہو جائے گا کہ کون جیتا اور کون ہارا؟ -1-  
 یزید کا ہدف اسلام کو مٹانا تھا ۔ اور امام حسین (ع) کا ہدف اسلام کا بچانا تھا ۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کے تمام ادیان اور مذاہب پر دین مبین اسلام غالب اور معزز اور ہر دل عزیز نظر آ رہا ہے ۔ خصوصاً انقلاب اسلامی کے بعد اسلام حقیقی سے لوگ آشنا اور اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں ۔ اور یہ سب زینب کبری (س) کی مرہون منت ہے :

شبیر کا پیغام نہ بڑھتا کبھی آگے  
 کی ہوتی نہ عابد نے اگر راہ نمائی  
 زینب کے کھلے بالوں نے سایہ کیا حق پر  
 عابد کے بندھے ہاتھوں نے کی عقد گشائی -2-

### مجلس ابن زیاد میں

اگرچہ ایسی شرائط میں کوئی بھی انسان تقریر کرنے پر قادر نہیں ہوتا لیکن یہ زینب بنت علی (س) تھیں جو بدترین شرائط اور موقعیت میں بہترین اور نافذ ترین خطبہ دیا۔ درحقیقت قلم اور بیان اس کی توصیف اور تعریف کرنے سے قاصر ہیں۔ اپنے عزیز ترین افراد کے سوگ میں بیٹھی ہیں ۔ کئی رات اور دن گزر گئے تھے کہ استراحت اور آرام نہ کر پائی تھیں، کئی دنوں سے بھوکی و پیاسی تھیں، ان کے علاوہ اہلبیت رسول (ص) کی نگہبانی اور حفاظت جیسی سنگین مسئولیت بھی آپ ہی کے کاندن پر تھی ۔ پھر بھی اتنے مصائب و آلام کے پہاڑ ٹوٹ پڑنے کے باوجود معمولی سی جسمی یا روحی طور پر تبدیلی کے بغیر اس قدر فصیح و بلیغ خطبہ دیا کہ کوفہ والوں کو علی ابن ابی طالب (ع) کا خطبہ یاد آنے لگا ۔

ازنظر مخاطبین بہت سارے لوگ بنی امیہ کے غلط پروپیگنڈے کی وجہ سے اہلبیت کو ایک باغی ، فسادی اور نا امنیت پھیلانے والا گروہ تصور کرتے تھے اور کوئی بھی ایک اسیر خاتون کی تقریر اور بیان کو سننے کیلئے آمادہ نہ تھے۔ اور محیط بھی کسی بھی صورت میں خطاب کیلئے مناسب نہیں تھا۔ ایک طرف سے شور و غل اور ہلہلہ اور خوشی اور ڈول باجے کی آواز بلند ہو رہی تھی تو دوسری طرف سے آہ وزاری اور گریہ اور اونٹوں کی گردنوں میں لٹکائی ہوئی گنٹوں کی آواز بلند ہو رہی تھی۔ اور ادھر سے سپاہیوں کی آوازیں بلند ہو رہی تھی۔ ایسی صورت میں ان سب کو خاموش کر کے اپنی بات منوانا معجزے سے کم نہیں تھا۔ اور یہ معجزہ ثانی زہرا (س) نے کر کے دکھایا ۔  
 قَالَ بَشِيرُ بْنُ حَزِيمٍ الْأَسَدِيُّ نَظَرْتُ إِلَى زَيْنَبَ بِنْتِ عَلِيٍّ عَ يَوْمَئِذٍ وَ لَمْ أَرَ وَاللَّهِ خَفِرَةً قَطُّ أَنْطَقَ مِنْهَا كَأَنَّمَا تُفَرِّعُ عَنْ لِسَانِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَ وَ قَدْ أَوْمَأْتُ إِلَى النَّاسِ أَنْ اسْكُتُوا فَارْتَدَّتِ الْأَنْفَاسُ وَ سَكَتَتِ الْأَجْرَاسُ  
 -راوی کہتا ہے کہ میں نے زینب بنت علی کو امیر المؤمنین (ع) کی زبان میں ایسا فصیح و بلیغ خطبہ دیتے ہوئے کبھی نہیں سنا تھا، آپ نے ہاتھ کے ایک اشارے سے سب کو خاموش کیا ہر ایک کی سانسیں سینوں میں رہ گئیں ، اونٹوں کی گردنوں میں لٹکی ہوئی گھنٹیاں بھی خاموش ہو گئی۔ پھر خدا کی حمد و ثناء اور اس کے پیامبر (ص) پر سلام و درود پڑھنے کے بعد فرمایا:

يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ يَا أَهْلَ الْخَثَلِ وَالْعَدْرِ أَتَبْكُونَ فَلَا رَقَاتٍ الدَّمْعَةُ وَ لَا هَدَاةِ الرَّثَّةُ إِنَّمَا مَثَلُكُمْ كَمَثَلِ النَّبِيِّ نَقَصَتْ عَزْلَهَا

مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَلَا وَهَلْ فِيكُمْ إِلَّا الصَّلِيفُ وَ النَّطْفُ وَ مَلَقُ الْإِمَاءِ وَ عَمَزُ الْأَعْدَاءِ أَوْ كَمَرَعَى عَلَى دِمْنَةٍ أَوْ كَفِضَةٍ عَلَى مَلْحُودَةٍ أَلَا سَاءَ مَا قَدَّمْتُمْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَ فِي الْعَذَابِ أَنْتُمْ خَالِدُونَ أَوْ تَبْكُونَ وَ تَنْتَحِبُونَ إِي وَ اللَّهُ فَابْكُوا كَثِيرًا وَ اضْحَكُوا قَلِيلًا فَلَقَدْ ذَهَبْتُمْ بِعَارِهَا وَ شَنَائِهَا وَ لَنْ تَرْحُصُوهَا بِغَسَلٍ بَعْدَهَا أَبَدًا وَ أَنْتِي تَرْحُصُونَ قَتْلَ سَلِيلِ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَ سَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ مَلَاذِ خَيْرَتِكُمْ وَ مَفَرِّعِ نَازِلَتِكُمْ وَ مَنَارِ حُجَّتِكُمْ وَ مَدَرَةِ سُنَّتِكُمْ أَلَا سَاءَ مَا تَزُرُونَ وَ بَعْدًا لَكُمْ وَ سُخْقًا فَلَقَدْ حَابَ السَّعْيُ وَ تَبَّتِ الْأَيْدِي وَ حَسِرَتِ الصَّفْقَةُ وَ بُؤْتُمْ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْكُمْ الذَّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ وَيَلَكُمْ يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ أَيُّ كَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ فَرِيتُمْ وَ أَيُّ كَرِيمَةٍ لَهُ أَبْرَزْتُمْ وَ أَيُّ دَمٍ لَهُ سَفَكْتُمْ وَ أَيُّ حُرْمَةٍ لَهُ انْتَهَكْتُمْ لَقَدْ جِئْتُمْ بِهِمْ صَلْعَاءَ عَنُقَاءَ سَوَاءٍ فَقَمَاءَ وَ فِي بَعْضِهَا حَرْقَاءَ شَوْهَاءَ كَطِلَاعِ الْأَرْضِ وَ مَلَاءِ السَّمَاءِ أَنْ قَطَرَتِ السَّمَاءُ دَمًا وَ لَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَى وَ أَنْتُمْ لَا تُنْصَرُونَ فَلَا يَسْتَخَفُّكُمْ الْمَهْلُ فَإِنَّهُ لَا تَحْفَرُهُ الْبِذَارُ وَ لَا يُخَافُ فَوْثُ النَّارِ وَ إِنَّ رَبَّكُمْ لِبَالِمُرْصَادٍ -3-

اے کوفہ والو! اے دغل بازو، اے مکار اور خیانت کار لوگو! کیا تم روتے ہو؟ کبھی تمہاری آنکھیں خشک نہ ہوں اور غم و اندوہ تم سے دور نہ ہوں حقیقت میں تمہاری مثال اس عورت کی مثال ہے جو اون یا کاٹن سے دھاگہ کاٹنے کے بعد پھر اس دھاگے کو کھول دیتی ہے۔ تم بھی اسی طرح عہد و پیمان باندھنے کے بعد پھر عہد شکنی کرتے ہو۔

تمہارے پاس سوائے فریب دینے، جھوٹ بولنے اور دشمنی کرنے، کنیزوں کی طرح چاپلوسی کرنے اور دشمنوں کے لئے سخن چینی کرنے کے سوا ہے ہی کیا؟!

بالآخر زینب کبری (س) کوفہ والوں سے سخت لہجے میں مخاطب ہوئیں، کیونکہ یہاں بات اب سمجھانے کی نہیں تھی۔ یہ سب جانتے تھے کہ حسین اور اصحاب حسین (ع) ناحق مارے گئے ہیں۔ اہلبیت (ع) کی عظمت کو بھی جانتے تھے، زینب کبری (س) کی عظمت کو بھی جانتے تھے۔ کیونکہ چار سال تک کوفے کی خواتین کو درس تفسیر دیتی رہی تھی۔ لہذا تند لہجے میں فرمایا: تم لوگوں نے اپنے لئے بدترین زاد راہ تیار کئے ہیں؛ خدا کا غضب اور ہمیشہ رہنے والا عذاب اپنے لئے تیار کئے ہیں۔ کی تم لوگ میرے بھائی کیلئے روتے ہو؟ واقعاً تم لوگ رونے کے قابل ہیں؛ خوب رو لیں اور کم ہنسا کریں۔ ننگ و عار ہو تم پر، جسے تم کبھی دھو نہیں سکتے؛ کہ تم نے خاتم الانبیا (ص)، معدن رسالت کے بیٹے اور جوانان بہشت کے سردار کو شہید کئے ہیں۔ جو میدان جنگ میں تمہارے ساتھ تھے اور صلح کے موقع پر تمہارے لئے باعث آرام و سکون، تمہارے زخموں کیلئے مرہم، اور سختیوں کے موقع پر ملجاء و ماوا اور مرجع تھے، جو تم نے اپنے لئے آگے بھیجے ہیں وہ آخرت کیلئے بہت برا توشہ ہے۔ نابود ہو تم، سرنگون ہو تم! جس چیز کیلئے تم نے تلاش کی تھی وہ تمہارے ہاتھ نہیں آئے گی، تمہارے ہاتھ کٹ گئے اور معاملے میں نقصان اٹھائے اور غضب الہی کو اپنے لئے خرید لئے، اور ذلت و خواری تمہاری تقدیر میں حتمی ہوگئی۔

کیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا (ص) کے کس جگر گوشے کو شکافتہ کیا؟ اور کس پردے کو چاک کیا؟ اور کس کی بے حرمتی کی؟ اور کس کا خون بہائے ہو؟! تم نے ایسا کام کئے ہیں کہ قریب تھا آسمان ٹوٹ پڑے اور زمین شکافتہ ہو جائے اور پہاڑیں ریزہ ریزہ ہو جائیں؟! مصیبت اتنی شدید ہے کہ جس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں اور زمین اور آسمان و مافیہا سے بھی بڑھ کر ہے۔ خدا کا عذاب جہنم کیلئے آمادہ ہو جاؤ، کوئی تمہیں اس عذاب سے چھڑانے والا موجود نہیں۔۔۔ اس کے بعد یہ اشعار پڑھیں :

کیا جواب دو گے جب پیامبر اکرم (ص) تم سے قیامت کے دن سوال کرے کہ یا تم نے کیا کئے ہیں؟! تم تو میری آخری امت تھی! میری اولادوں میں سے بعض اسیر ہیں اور بعض خون میں لت پت! کیا تمہارے لئے میری

دلسوزی کا یہی صلہ تھا کہ جو تم نے میرے بعد میری اولادوں کے ساتھ روا رکھے ؟ میں ڈرتا ہوں اس عذاب سے جو تم پر نازل ہونے والا ہے ، جس طرح قوم ارم پر نازل ہوا ؟ اس کے بعد ان سے منہ موڑ لیں ۔

حزیم کہتا ہے : قَالَ فَوَ اللَّهُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ حَيَارَىٰ يَبْكُونَ وَ قَدْ وَصَّعُوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ کہ زینب کبری (س) کے خطبے نے سب کوفہ والوں کو رلایا ۔ وہ لوگ ندامت اور پشیمانی کے عالم میں انگشت بہ دندان ہو گئے تھے ، وَ رَأَيْتُ شَيْخًا وَقِفًا إِلَىٰ جَنْبِي يَبْكِي حَتَّىٰ اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ وَ هُوَ يَقُولُ بِأَبِي أَنْتُمْ وَ أُمِّي كُھُولُكُمْ خَيْرُ الْكُھُولِ وَ شَبَابُكُمْ خَيْرُ الشَّبَابِ وَ نِسَاؤُكُمْ خَيْرُ النِّسَاءِ وَ نَسْلُكُمْ خَيْرُ نَسْلِ لَا يُخْزَىٰ وَ لَا يُبْزَىٰ۔ -4-

اس وقت میرے قریب ایک بوڑھا شخص بیٹھا تھا ، شدید گریہ کرتے ہوئے آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا : میرے ماں باپ آپ پر قربان ! آپ کے بزرگان افضل ترین ہستیاں ہیں، آپ کے جوانان بہترین جوانان عالم اور آپ کی خواتین بہترین خواتین عالم ہیں، آپ کی اولاد بہترین اولاد ہیں، آپ لوگ کبھی رسوا اور خوار اور مغلوب نہیں ہونگے۔ اس کے بعد امام زین العابدین (ع) نے فرمایا : پھوپھی جان ! اب آپ خاموش ہو جائیں ، جو زندہ ہیں وہ گذشتگان سے عبرت حاصل کریں گے ۔ اور آپ بحمد اللہ عالمہ غیر معلمہ اور عاقلہ بنی ہاشم ہیں ؛ رونے سے شہداء واپس نہیں آئیں گے ، اس کے بعد آپ خاموش ہو گئیں پھر سواری سے نیچے اتر آئیں اور خیمے میں تشریف لے گئیں۔ -5-

ہر سانس سے شبیر کا پیغام ہے جاری  
ہر گام پہ اسلام کی ہے جلوہ نمائی  
خون شہ مظلوم کی ہر وقت حفاظت  
بازاروں سے جاتے ہوئے وہ خطبہ سرائی

## مجلس یزید میں

جب اہلبیت (ع) دربار یزید میں وارد ہوئے تو یزید اپنے کو فاتح اور مظلوم کربلا (ع) کو مغلوب تصور کر رہا تھا ۔ اس کی نظر میں امام حسین (ع) کو شکست ہو گئی تھی۔ اسی لئے اپنی حکومت کے کارندوں اور غیر ملکی سفیروں کے سامنے جشن منانے کیلئے حکم دیا کہ اہلبیت (ع) کو دربار میں بلایا جائے ۔ اہلبیت (ع) میں سے جو بھی امام حسین (ع) اور ان کے اصحاب باوفا کے سراققدس کو دیکھتے تھے تو آہ و فریاد کرتے تھے اور جب زینب کبری (س) نے اپنے بھائی کا سر دیکھا تو حزین اور غم انگیز آواز میں اپنے بھائی سے یوں مخاطب ہوا : اے حسین ! اے محبوب رسول خدا ! اے فرزند مکہ و منی ! اے فرزند فاطمہ زہرا سیدۃ النساء العالمین ! اے بنت رسول کے پیارے ! فَأَبْكْتَ كُلَّ مَنْ سَمِعَهَا ثُمَّ دَعَا يَزِيدُ عَلَيْهِ اللَّعْنَةُ بِقُضَيْبِ خَيْرِزَانَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِهِ ثَنَائَا الْحُسَيْنِ ع زینب کبری کی نوحہ سرائی نے پورے اہل مجلس کو رلایا ۔ یزید اب تک خاموش تھا ۔ اور جب احساس حقارت اور بد نامی کی تو لوگوں کی توجہ ہٹانے کیلئے چوب خیزران سے سید الشہداء (ع) کے لب اور دندان مبارک کی بے حرمتی کرنا اور یہ اشعار پڑھنا شروع کیا :

لَيْتَ أَشْيَاخِي بِبَدْرِ شَهْدُوا  
جَزَعُ الْخَرْجِ مِنْ وَقْعِ الْأَسْلِ

لَأَهْلُوا وَ اسْتَهْلُوا فَرَحًا

ثُمَّ قَالُوا يَا يَزِيدُ لَا تُشَلَّ

قَدْ قَتَلْنَا الْقَوْمَ مِنْ سَادَاتِهِمْ  
وَعَدَلْنَاهُ بِبَدْرٍ فَأَعْتَدَلْ

لَعَبْتُ هَاشِمٌ بِالْمُلْكِ فَلَا  
خَبَرَ جَاءَ وَلَا وَحْيٍ نَزَلَ

لَسْتُ مِنْ خُنْدِفٍ إِنْ لَمْ أَنْتَقِمْ  
مِنْ بَنِي أَحْمَدَ مَا كَانَ فَعَلْ

لعبت بنوہاشم بالملک فلا  
خبر جاء ولا وحیؔ نزل-6-

اے کاش ! جنگ بدر میں مارے جانے والے میرے آباء واجداد ، زندہ ہوتے اور خزرج کے نالہ و فریاد اور نیزے کے درد کے گواہ ہوتے پس اٹھو اور رقص کرنے لگو اور کہو: اے یزید تیرے ہاتھ شل نہ ہو ۔ ان کے سرداروں اور ارباب کو ہم نے شہید کئے ہیں اور بدر والوں کا انتقام لے لئے ہیں ۔ بنی ہاشم نے حکومت کرنے کیلئے ایک کھیل کھیلا ہے ورنہ نہ کوئی خبر آئی ہے نہ کوئی وحی آئی ہے اور نہ کوئی رسول آیا ہے اور نہ کوئی قرآن نازل ہوا ہے ۔ میں خندف کا بیٹا نہ ہونگا اگر اولاد احمد سے انتقام نہ لوں-7-

فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَبُو بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيُّ وَ قَالَ وَيْحَكَ يَا يَزِيدُ أَ تَنْكُثُ بِقَضِيْبِكَ تَغْرَ الْحُسَيْنِ ع ابْنِ فَاطِمَةَ ص أَشْهَدُ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ص يَرْشُفُ ثَنَائِيَهُ وَ ثَنَائِيَا أَخِيهِ الْحَسَنِ ع وَ يَقُولُ أَنْتُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَقَتَلَ اللَّهُ قَاتِلَكُمَا وَ لَعَنَهُ وَ أَعَدَّ لَهُ جَهَنَّمَ وَ سَاءَتْ مَصِيرًا-8-

یزید کی اس بے ادبی کو دیکھ کر ابوہریرۃ الاسلمی اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا : افسوس ہو تجھ پر اے یزید! کیا تو فرزند زہرا حسین (ع) کے لبوں اور دندان مبارک کی بے حرمتی کرتے ہو؟ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اپنے پیارے رسول (ص) کو جو حسن اور حسین (ع) کے لبوں اور دانتوں کا بوسہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے : تم دونوں جوانان بہشت کے سردار ہو۔ خدا تمہارے قاتلوں کو ہلاک کرے اور خدا کی لعنت ہو اور ان کیلئے عذاب جہنم تیار کیا ہوا ہے اور وہ کتنا برا ٹھکانا ہے ۔

یزید جب یہ بکواس کرچکا تو اس نے شمر سے کہا کہ ان قیدیوں کا تعارف کراؤ ۔ شمر نے کہا یہ جوان علی ابن الحسین (ع) ہے ۔ چونکہ کربلا میں بیمار تھا ، اس لئے یہ قتل ہونے سے بچ گیا ، یہ بی بی جو کنیزوں کے حلقہ میں ہے ، رسول خدا (ص) کی نواسی اور علی وفاطمہ (س) کی بڑی بیٹی زینب ہے ۔ اس کے ساتھ اس کی بہن ام کلثوم (س) ہے ، اس طرح تمام بیبیوں کا تعارف کرایا گیا ۔ یزید نے امام زین العابدین (ع) کی طرف متوجہ ہوکر کہا: تمہارے باپ نے مجھ سے بغاوت کی ، میری اطاعت سے منہ موڑا ۔ دیکھا خدا نے تم لوگوں کو کیسا ذلیل و

خوار کیا ؟ اس کے بعد اس نے یہ آیت پڑھی: قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكِ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -9- پیغمبر آپ کہئے کہ خدایا تو صاحب اقتدار ہے جس کو چاہتا ہے اقتدار دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے سلب کرلیتا ہے ۔ جس کو چاہتا ہے

عزت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے۔ سارا خیر تیرے ہاتھ میں ہے اور تو ہی ہر شے پر قادر ہے۔  
 یعنی اسی کو دیتا ہے جس کو اس کا اہل سمجھتا ہے۔ تم کو اہل نہ سمجھا، لہذا اس لئے تمہاری چند روزہ حکومت کو ختم کردیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے تم لوگوں کو اس بغاوت کی سزادی۔ امام (ع) نے فرمایا: اے یزید! آگاہ ہو کہ خدا کے خاص بندے کبھی ذلیل نہیں ہوتے۔ اپنی اس چند روزہ حکومت پر مغرور نہ ہو، بہت جلد وقت آنے والا ہے کہ تیرا معاملہ خدا کے سامنے پیش ہوگا۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ جس نبی کا تو کلمہ پڑھتا ہے، اسی کی اولاد کو قتل کرواتا اور اسی کی ناموس کو بازاروں میں تشہیر کرواتا اور درباروں میں ذلت کے ساتھ بلاتا ہے؟ میرے مظلوم بابا نے جو کچھ کیا، حق بجانب تھا۔ وہ یقیناً حق پر تھے اور تو یقیناً باطل پر ہے۔ تجھ جیسا فاسق و فاجر ہرگز اس قابل نہیں ہوسکتا کہ خدا تجھے ملک و دولت کا وارث بنائے، تو غاصب حقوق آل محمد (ص) ہے۔ بھرے دربار میں جب امام زین العابدین (ع) نے اس طرح تقریر کی تو یزید کو غصہ آیا اور حکم دیا کہ اس کو قتل کردو۔ جب تلوار لے کر جلاد آگے بڑھا تو جناب زینب (س) روتی ہوئی بھتیجے سے لپٹ گئیں اور فرمانے لگیں: او ظالم! کیا تجھے ہمارا تمام گھر برباد کرکے، ہمارے جوانوں، بوڑھوں اور بچوں تک کو قتل کروا کے بھی چین نہیں آیا؟ اب اس بیمار کے سوا ہمارا والی اور وارث نہیں۔ تو اب اس کو بھی قتل کروادے گا۔ یزید نے حکم دیا کہ اس بی بی کو بھی قتل کردو۔ یہ سنتے ہی دربار میں ہلچل مچ گئی اور ہر طرف سے آواز آئی: اگر عورت کو قتل کیا گیا تو دربار میں خون کی ندیاں بہہ جائیں گی۔ عورت کا قتل کرنا کسی مذہب میں بھی جائز نہیں۔ یزید یہ حال دیکھ کر خائف ہوا اور اپنے حکم کو واپس لے لیا۔

اب اس نے کہا: میں زینب بنت علی (ع) سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ان سب کنیزوں کو ان کے سامنے سے ہٹا دو۔ شمر تازیانہ لیکر بڑھا اور ایک ایک کو ہٹا لگا۔ باقی سب تو ہٹ گئیں مگر جناب فضہ اپنی جگہ سے نہ ہٹیں۔ شمر نے تازیانہ اٹھایا کہ اس سے جناب فضہ کو مارے۔ یزید کی پشت پر جو حبشی غلام برہنہ تلواریں لئے کھڑے تھے، جناب فضہ ان سے مخاطب ہوکر فرمانے لگیں: اے میری قوم کے جوانو! تمہاری غیرت کہاں گئی، قومی حمیت کو کیا ہوا کہ شمر تمہاری قوم کی ایک بیکس عورت کو مارنا چاہتا ہے؟ یہ بات سنتے ہی وہ سب حبشی پس پشت سے ہٹ کر یزید کے سامنے آگئے اور کہنے لگے: شمر سے کہہ دے کہ اس ضعیفہ کو ہاتھ نہ لگائے، یہ ہماری قوم کی عورت ہے ورنہ ابھی دربار میں خون کی ندیاں بہنے لگیں گی۔ یزید نے شمر کو روکا۔ اس وقت جناب زینب (س) سے برداشت نہ ہوسکا۔ کربلا کی طرف رخ کرکے فرمایا: اے میرے بھیا! فضہ کو بچانے کیلئے کتنے جوان تلواریں لے کر یزید کے سامنے آگئے، مگر آہ! تمہاری دکھیا بہن کی حمایت کرنے والا کوئی اس دربار میں نہیں ہے۔ جناب زینب (س) کی اس فریاد سے اہل دربار کے دل دکھنے لگے۔ بہت سے تو منہ پر رومال رکھ کر رونے لگے۔ -10-

حاضرین مجلس معاویہ کی ۲۳ سالہ سوء تبلیغ کی وجہ سے حقایق سے بالکل بے خبر تھے۔ ان اسراکو باغی اور فسادى تصور کرتے تھے۔ ان کو اس خواب غفلت سے بیدار کرنا ضرورى تھا۔ اور یہ شریکۃ الحسین (س) کی ذمہ داری تھی۔ کیونکہ بیدارگری کی ذمہ داری امام حسین (ع) نے آپ کے کندوں پر ڈالا تھا۔ کیونکہ اگر حضرت سجاد (ع) یزید سے اس طرح مخاطب ہوتے تو ممکن تھا کہ وہ نشے میں آکر امام چہارم کو شہید کرتا۔ اور زینب (س) کی یہ گفتگو باعث بنی جس مقصد کیلئے اس مجلس کو یزید نے تشکیل دی تھی بالکل اس کے برعکس اختتام پذیر ہوا۔ یزید اور یزیدی سب رسوا اور ذلیل ہوگئے۔ -11-

قَالَ الرَّاوي: فَقَامَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ عَلِيٍّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ ع فَقَالَتْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَ آلِهِ أَجْمَعِينَ صَدَقَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ كَذَلِكَ يَقُولُ ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ أَصَاؤُا السُّوَايَ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَ كَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ يَا ظَنَنْتُ يَا يَزِيدُ حَيْثُ أَخَذْتَ عَلَيْنَا أَقْطَارَ الْأَرْضِ وَ آفَاقَ السَّمَاءِ فَأَصْبَحْنَا نُسَاقُ كَمَا تُسَاقُ الْأَسْرَاءُ أَنَّ بَنَاهَوَانَا عَلَيْهِ وَ بِكَ عَلَيْهِ كَرَامَةٌ وَ أَنَّ ذَلِكَ لِعِظَمِ خَطَرِكَ عِنْدَهُ فَشَمَخْتَ بِأَنْفِكَ وَ نَظَرْتَ فِي عِطْفِكَ جَذْلَانَ مَسْرُوراً حَيْثُ رَأَيْتَ الدُّنْيَا لَكَ مُسْتَوْثِقَةً وَ الْأُمُورَ مُتَسِقَةً وَ حِينَ صَفَا لَكَ مُلْكُنَا وَ سُلْطَانُنَا فَمَهْلًا مَهْلًا أَنْ نَسِيَتْ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُؤْمِلِي لَهُمْ خَيْرٌ لَأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُؤْمِلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ أَمْ مِنَ الْغَدَلِ يَا ابْنَ الطُّلَقَاءِ تَحْدِيرُكَ حَرَائِرِكَ وَ إِمَاءَكَ وَ سَوْفَكَ بَنَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ص سَبَايَا قَدْ هَتَكَتِ سُتُورَهُنَّ وَ أَبْدَيْتِ وَجُوهَهُنَّ تَحْدُو بِهِنَّ الْأَعْدَاءُ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ وَ يَسْتَشْرِفُهُنَّ أَهْلُ الْمَنَاهِلِ وَ الْمَنَاقِلِ وَ يَتَصَفَّحُ وَجُوهَهُنَّ الْقَرِيبُ وَ الْبَعِيدُ وَ الدَّنِيُّ وَ الشَّرِيفُ لَيْسَ مَعَهُنَّ مِنْ رِجَالِهِنَّ وَلِيٌّ وَ لَا مِنْ حُمَاتِهِنَّ حَمِيٌّ وَ كَيْفَ يُرْتَجَى مُرَاقَبَةُ مَنْ لَفَظَ فُوهُ أَكْبَادَ الْأَرْكَبَاءِ وَ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنْ دِمَاءِ الشُّهَدَاءِ وَ كَيْفَ يَسْتَبْطِئُ فِي بُغْضِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ مَنْ نَظَرَ إِلَيْنَا بِالشَّنَفِ وَ الشَّنَانِ وَ الْإِحْنِ وَ الْأَضْغَانِ ثُمَّ تَقُولُ غَيْرَ مُتَأَثِّمٍ وَ لَا مُسْتَعْظِمٍ-

لَأَهْلُهَا وَ اسْتَهْلُوا فَرَحاً  
ثُمَّ قَالُوا يَا يَزِيدُ لَا تُشَلْ

مُنْتَجِياً عَلَى ثَنَائِي أَبِي عَبْدِ اللَّهِ سَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَنَكُّثُهَا بِمُخَصَّرَتِكَ وَ كَيْفَ لَا تَقُولُ ذَلِكَ وَ قَدْ نَكَاتِ الْفَرْحَةَ وَ اسْتَأْصَلَتْ الشَّافَةَ بِإِرَاقَتِكَ دِمَاءَ ذُرِّيَّةِ مُحَمَّدٍ ص وَ نُجُومِ الْأَرْضِ مِنْ آلِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ تَهْتِفُ بِأَشْيَاخِكَ زَعَمْتَ أَنَّكَ تُنَادِيهِمْ فَلْتَرِدَنَّ وَشِيكاً مَوْرِدَهُمْ وَ لَتَوَدََّنَّ أَنَّكَ شَلَّتْ وَ بَكِمْتَ وَ لَمْ تَكُنْ قُلْتَ مَا قُلْتَ وَ فَعَلْتَ مَا فَعَلْتَ اللَّهُمَّ خُذْ لَنَا بِحَقِّنَا وَ انْتَقِمْ مِنْ ظَالِمِنَا وَ أَحْلِلْ غَضَبَكَ بِمَنْ سَفَكَ دِمَاءَنَا وَ قَتَلَ حُمَاتِنَا فَوَ اللَّهُ مَا فَرَيْتَ إِلَّا جِلْدَكَ وَ لَا حَزَزْتَ إِلَّا لَحْمَكَ وَ لَتَرِدَنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ص بِمَا تَحَمَّلْتَ مِنْ سَفَكِ دِمَاءِ ذُرِّيَّتِهِ وَ انْتَهَكْتَ مِنْ حُرْمَتِهِ فِي عَثَرَتِهِ وَ لُحْمَتِهِ حَيْثُ يَجْمَعُ اللَّهُ شَمْلَهُمْ وَ يَلُمُّ شَعْنَهُمْ وَ يَأْخُذُ بِحَقِّهِمْ وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتاً بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ وَ حَسْبُكَ بِاللَّهِ حَاكِماً وَ بِمُحَمَّدٍ ص خَصِيماً وَ بِجَبْرِئِيلَ ظَهِيراً وَ سَيَعْلَمُ مَنْ سَوَّلَ لَكَ وَ مَكَّنَكَ مِنْ رِقَابِ الْمُسْلِمِينَ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا وَ أَيُّكُمْ شَرُّ مَكَانًا وَ أَضْعَفُ جُنْدًا وَ لَئِنْ جَرَّتْ عَلَيَّ الدَّوَاهِي مُحَاطَبَتُكَ إِنِّي لَأَسْتَصْغِرُ قَدْرَكَ وَ أَسْتَعْظِمُ تَقْرِيعَكَ وَ أَسْتَكْثِرُ تَوْبِيخَكَ لَكِنَّ الْعُيُونَ عَبْرَى وَ الصُّدُورَ حَرَى أَلَا فَالْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ لِقَتْلِ حَرْبِ اللَّهِ النَّجْبَاءِ بِحَرْبِ الشَّيْطَانِ الطُّلَقَاءِ فَهَذِهِ الْأَيْدِي تَنْطَفِ مِنْ دِمَائِنَا وَ الْأَفْوَاهُ تَتَحَلَّبُ مِنْ لُحُومِنَا- وَ تِلْكَ الْجُنُثُ الطَّوَاهِرُ الزَّوَائِي تَنْتَابُهَا الْعَوَاسِلُ وَ تُعَفِّرُهَا أُمّهَاتُ الْفِرَاعِلِ وَ لَئِنْ اتَّخَذْنَا مَعْنِماً لَتَجِدْنَا وَشِيكاً مَعْرَماً حِينَ لَا تَجِدُ إِلَّا مَا قَدَّمْتَ يَدَاكَ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ فَإِلَى اللَّهِ الْمُشْتَكَى وَ عَلَيْهِ الْمُعَوَّلُ فَكَيْدُ كَيْدِكَ وَ اسْعَ سَعْيِكَ وَ نَاصِبُ جَهْدِكَ فَوَ اللَّهُ لَا تَمُحُو ذِكْرَنَا وَ لَا تُمِيتْ وَحِينًا وَ لَا تُدْرِكْ أَمَدَنَا وَ لَا تَرَحُّصْ عَنْكَ غَارَهَا وَ هَلْ رَأَيْكَ إِلَّا فَنَدٌ وَ أَيَّامُكَ إِلَّا عَدَدٌ وَ جَمْعُكَ إِلَّا بَدَدٌ يَوْمَ يُنَادِي الْمُنَادِي أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ فَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ- 12-

راوی کہتا ہے کہ علی کی بیٹی اپنی جگہ سے اٹھیں اور یوں خطبہ شروع کیا : الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ أَجْمَعِينَ، صَدَقَ اللَّهُ كَذَلِكَ يَقُولُ: ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ أَصَاؤُا السُّوَايَ أَنْ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَ كَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ- 13-

خدا کی حمد و ثناء اور محمد اور اس کے آل پر سلام و درود بھیجنے کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی : اس کے بعد برائی کرنے والوں کا انجام برا ہوا کہ انہوں نے خدا کی نشانیوں کو جھٹلادیا اور برابر ان کا مذاق اڑاتے رہے ۔ اے یزید کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ زمین اور آسمان میں ہم پر راستہ بند اور تنگ کیا ؟ اور ہمیں کنیزوں کی طرح نکال دینا ہماری ذلت و خواری اور تمہاری کرامت اور عزت اور سربلندی کا باعث ہے ؟! یہ تمہاری بھول ہے ۔ اور دنیا کو اپنے لئے مرتب اور امور کو منظم دیکھتے ہو، اور ہماری حکومت اور سلطنت کو اپنے لئے باعث آرام و سکون تصور کرتے ہو ؟ کیا تو نے خدا کے کلام کو بلادیا ؟ جس میں فرمایا: **وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّكُمْ تُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ إِنَّمَا تُمْلِي لَهُمْ لِيُزَادُوا إِثْمًا وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ** -14- اور خبردار! یہ کفار یہ نہ سمجھیں کہ ہم جس قدر راحت و آرام دے رہے ہیں وہ ان کے حق میں کوئی بھلائی ہے۔ ہم تو صرف اس لئے دے رہے ہیں کہ جتنا گناہ کرسکیں کرلیں ورنہ ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے ۔

اے آزاد شدہ عورت کے بیٹے ! کیا یہ انصاف ہے کہ تیری عورتیں اور کنیزیں پردہ نشین ہوں اور رسول خدا (ص) کی بیٹیاں اسیر ؟!! کہ جن کی چادروں کو سروں سے چھین لئے اور چہروں کو عیاں کردئے اور ان کو دشمنوں کی طرح شہر شہر پھرائے گئے ۔ اور ناموس رسول (ص) کے چہروں کو شریف اور ذلیل لوگوں کو دکھائے گئے ، جبکہ ان کے مردوں میں سے کوئی ان کا حامی اور سرپرست نہ موجود نہ رہے ؟! اور کیسے اس جگر خوار عورت کے بیٹوں سے یہ توقع رکھ سکتے ہیں جس نے نیک اور صالح افراد کے جگر چبائی ہو اور شہداء کے خون سے اس کا گوشت و پوست پرورش پایا ہو؟!

اور جو اہل بیت (ع) کی دشمنی پر تلے ہوئے ہو اور ہمیں دشمنی اور حسد اور کینہ کی نگاہوں سے دیکھتے ہو ؟ پھر بھی ذرہ برابر احساس گناہ کئے بغیر کہتے ہو: اے کاش میرے اجداد زندہ ہوتے اور خوشیاں مناتے اور مجھ سے کہتے : اے یزید تیرا شکریہ ؛ جبکہ تو ابی عبداللہ (ع) کے دندان مبارک کی بے حرمتی کر رہا ہے ؟! ایسا کیوں کہتے ہو، جبکہ تو نے محمد (ص) کے ذریعہ پاک جو عبد المطلب کے آل اور روی زمین کے ستارے تھے ؛ کا خون بہا کر ہمارے زخم دل کو تازہ کیا ہے ۔ اور تم اپنے اجداد کو آواز دے رہے ہو اور یہ گمان کرتے ہو کہ تیری آواز ان تک پہنچ رہی ہے ، لیکن بہت جلد تو ان سے ملحق ہوگا ، اس وقت تم یہ تمنا کریگا اے کاش تیرا ہاتھ شل ہوتا اور زبان لال ۔ اور ایسی بات اور ایسا کام نہ کرتا!

خدا یا تو ہی ہمارا حق دلادے اور ان لوگوں سے جنہوں نے ہم پر ظلم کئے ہیں ان سے انتقام لے لے ۔ اور جنہوں نے ہمارے عزیزوں کا خون بہائے ہیں اور انہیں شہید کئے ہیں ، ان پر اپنا غضب نازل کر ۔ اے یزید! خدا کی قسم تو نے خاندان رسول خدا (ص) کا خون بہا کر اور عترت رسول (ص) کی ہتک حرمت کر کے خود اپنا کھال اتارا ہے اور اپنا ہی گوشت کاٹا ہے ۔ اس حالت میں جب قیامت کے دن سب لوگوں کو اکھٹے کئے جائیں گے ، اور ان کا حق خدا وند واپس لے گا ۔ جیسا کہ خدا وند ارشاد فرما رہا ہے : **وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ** ۔ -15-

تمہارے لئے یہی کافی ہے کہ خدا وند فیصلہ اور عدالت کرنے والا اور محمد مصطفیٰ (ص) مدعی اور جبرئیل امین (ع) ان کا نگہبان ہے ، اور بہت جلد جن لوگوں نے تمہیں فریب دیا ہے اور تجھے لوگوں پر سوار کیا ہے ؛ یعنی معاویہ ، سمجھ لیں گے کہ ظالم اور ستمکاروں کا صلہ بہت برا ہے اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ تم میں سے کس کا ٹھکانا بدترین اور کس کا لشکر ضعیف ترین لشکر ہے ۔

اگرچہ زندگی کے نا خوشگوار حالات نے مجھے تجھ جیسوں کے ساتھ گفتگو کرنے پر مجبور کر دیا ہے، جبکہ میرے نزدیک تیری کوئی حیثیت اور ارزش نہیں اور تیری ملامت اور مذمت بہت زیادہ ہے ۔ لیکن کیا کروں ؛ آنکھیں پر نم

ہیں اور دل جل رہا ہے کہ حزب اللہ کے نجیب اور باشرافت انسانوں کا حزب شیطان کہ جو آزاد شدہ غلام تھے ؛ کے ہاتھوں شہید ہوئے ، اور ہمارا خون تمہارے پنجوں سے ٹپکنے لگے، اور ہمارے گوشت تمہارے منہ سے گرنے لگے، اور یہ پاکیزہ اور مبارک اجساد تمہارے درندہ صفت بھیڑیوں کا خوراک بنے ، اور نادان بچوں کے ہاتھوں خاک آلود ہو گئے؟! اگر آج ہمیں اپنے لئے غنیمت جانتے ہوتو بہت جلد دیکھ لو گے کہ کس قدر مایہ ننگ و عار اور باعث ضرر تھا ۔ میں خدا کے سامنے یہ شکایت لے کر جاؤں گی اور اسی پر توکل کروں گی ۔

جو بھی مکر و فریب دینا ہے تو دے اور جو بھی اقدام اٹھا سکتے ہو اور جو بھی تلاش اور کوشش کرسکتے ہو تو کرلے ؛ خدا کی قسم نہ تم ہمارا نام مٹا سکو گے اور نہ ہماری وحی کے چراغ کو بجھا سکو گے ، کبھی تمہاری یہ آرزو پوری نہیں ہوگی۔ اور ہم پر کئے جانے والے ظلم و ستم کے دبے کو اپنے سے پاک نہیں کرسکو گے ۔ تمہاری فکر پست اور تیری حکومت کے ایام بہت کم رہ گئے ہو ، تمہاری یہ جمعیت جلد ہی پراکندہ ہو جائے گی ۔ اس دن منادی ندا کریگا : اے لوگو! آگاہ رہو خدا کی لعنت ظالموں پر ہو 16-

اس خدا کا شکر ادا کرتی ہوں کہ جس نے ہماری ابتدا سعادت اور مغفرت سے کی اور ہماری انتہا کو شہادت اور رحمت قرار دیا ۔ خدا سے یہی میری دعا ہے کہ ان شہیدوں پر خدا کی رحمتیں کامل ہواور ہمیں ان کے نیک پسماندگان میں شمار فرما ۔ ہمارے لئے مہربان اور محبوب خدا کافی ہے جو نیک سرپرست اور وکیل ہے ۔ یزید نے زینب کبریٰ (س) کے اس خطبے کے جواب میں یہ شعر پڑھنا شروع کیا :

یا صبیحة تحمد من صوائح

ما اھون الموت علی النوائح

یعنی یہ نوحہ کنان عورت کے لئے شائستہ ہے اور کس قدر موت ان دلسوختہ اور نوحہ گر عورتوں کے لئے آسان ہے ؟ اس کے بعد یزید نے شامیوں سے اسرای آل محمد (ص) کے بارے میں مشورہ کیا ، کی ان کے ساتھ کیا کیا جائے ؟ تو انہوں نے ان کو قتل کرنے کا مشورہ دیا ۔ لیکن نعمان بن بشیر جو وہاں موجود تھا ، کہنے لگا: رسول خدا (ص) نے جس طرح ان سے رفتار کیا ہے ویسے رفتار تم بھی ان کے ساتھ کیا کرو ۔

### خطبہ کا نتیجہ

- یہ خطبہ اتنا جامع تھا کہ دوست دشمن سب پر حقیقت کو واضح کردیا ۔ اور مجلس جشن اور سرور ، یزید کیلئے مجلس ننگ و عار اور غم میں بدل گیا ۔
- سب سے پہلے زینب کبریٰ (س) نے خدا کی حمد و ثنا اور اپنے نانا محمد مصطفیٰ (ص) پر سلام و درود پڑھ کر اپنا حسب و نسب بیان کیا کہ میں کون ہوں ۔
- سورہ روم کی آیت ۱۰ کی تلاوت کرکے یزید کے کافر ہونے اور آیات الہی کے منکر ہونے کو ثابت کیا ۔ اور اس شعر کی طرف اشارہ فرمایا جس میں یزید ارسال رسل وانزال کتب کا منکر ہو گیا تھا ۔
- بعض نادان لوگ یہ گمان کر رہے تھے کہ جنگ میں فتح حاصل ہونا حقانیت اور قرب الہی کی دلیل ہے ، آپ نے اس خام خیال کو رد کرتے ہوئے یزید سے مخاطب ہوا : اے یزید ! کیا تمہارا گمان ہے کہ تو ---
- امن العدل یابن الطلقاء؟ کہہ کر یزید کا حسب و نسب اور اس کی خاندانی حیثیت بیان فرمایا کہ تو ہمارے اجداد کے فتح مکہ کے موقع پر آزاد کردہ لوگوں کی اولاد ہو ۔

- ابن من لفظ فوہ اکباد الشہداء کہہ کر یزید کی بدکارماں ہند کی حیثیت کو واضح کیا ۔
- نصب الحرب لسید الانبیاء کہہ کر ابوسفیان کی رسول اللہ (ص) کے ساتھ سخت دشمنی کو واضح کیا ۔
- الا انها نتیجۃ خلا ل الکفر کہہ کر یزید کی آخرت کے دن ندامت اور پشیمانی کو بیان فرمایا۔
- سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۶۹ ، ۱۷۰ سے استدلال کیا کہ شہدائے کربلا زندہ اور خدا کے ہاں رزق پارے ہیں ۔
- وسیعلم من بواک و مکنک کہہ کر گذشتہ خلفاء کی خلافت کے غاصب ہونے کو ثابت کیا ، کہ جس کا نتیجہ ہی تھا کہ یزید جیسے فاسق و فاجر رسول اللہ (ص) کے مسند خلافت پر بیٹھنے لگا ۔
- - - -

## فاتح شام کی واپسی

حضرت زینب اور امام سجاد کی تقریروں نے شام کے اوضاع و احوال کو برعلیہ یزید متحول کیا ۔ جس کے بعد یزید نے اپنا روش تبدیل کر کے اپنی بے گناہی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ۔ یزید کو معلوم ہوا کہ اب اہلبیت (ع) کو مزید شام میں ٹھہرانا اس کی مفاد میں نہیں، لہذا اس نے اہلبیت اطہار (ع) کو مدینہ واپس بھیجنے کا انتظام کیا ۔

فارسی شاعر نے اس فاتحانہ واپسی کو یوں اپنے اشعار میں بیان کیا ہے :

زینب آمد شام را یکبار ویران کرد و رفت  
اہل عالم را زکار خویش ، ویران کرد و رفت  
از زمین کربلا تا کوفہ و شام بلا  
ہر کجا بنہاد پا فتح نمایان کرد و رفت  
بالسان مرتضیٰ از ماجرای نینوا  
خطبہ جان سوز اندر کوفہ عنوان کرد و رفت  
فاش می گویم کہ آن بانوی عظمای دلیر  
از بیان خویش دشمن را ہراسان کرد و رفت  
خطبہ غرّا فرمود در کاخ یزید  
کاخ استبداد را از ریشہ ویران کرد و رفت  
شام غرق عیش و عشرت بود، در وقت ورود  
وقت رفتن شام را شام غریبان کرد و رفت -17-

اس شعر کا م مفہوم یہ ہے : کہ زینب کبری (س) نے شام اور شام والوں (یزیدیوں) کو تباہ کر کے نکلیں ۔ زمین کربلا سے لے کر کوفہ اور شام تک جہاں جہاں آپ نے قدم رکھا ؛ فتح کر کے نکلیں۔ علی (ع) کے لب ولہجے اور دردناک فریاد میں کربلا کا الم ناک واقعہ کوفہ والوں کے سامنے تفصیل سے بیان فرما کر چلیں ۔ صاف الفاظ میں کہہ دوں کہ اس دلیر اور عظیم خاتون نے اپنے بیان اور خطاب کے ذریعے اپنے دشمن کو بوکھلا کر رکھ دیں ۔

شعلہ بیان خطبے کے ذریعے یزید اور ان جیسے ظالموں کے ایوانوں کی بنیادیں قلع قمع کر کے نکلیں ۔ جب آپ کو اسیر بنا کر شام لائی گئی تو اس وقت شام والے شراب نوشی میں مصروف اور جشن منارہے تھے ؛ لیکن جب آپ شام سے نکلنے لگیں تو اس وقت شام کو ، شام غریبان میں بدل کر نکلیں ۔

بحار الانوار میں بیان ہوا ہے کہ جب ہندہ یزید کی بیوی نے اپنا خواب اسے سنایا تو وہ بہت زیادہ مغموم ہوا۔ اور صبح کو اہل بیت اطہار (ع) کو دربار میں بلایا اور کہا: میں پشیمان ہوں۔ ابھی آپ لوگوں کو اختیار ہے کہ اگر شام میں رہنا چاہیں تو رہائش کا بندوبست کروں گا اور اگر مدینہ جانا چاہیں تو سفر کے لئے زاد راہ اور سواری کا انتظام کروں گا۔

اس وقت زینب کبریٰ (س) نے یزید سے مطالبہ کیا کہ ان کو اپنے شہیدوں پر رونے کا موقع نہیں ملا ہے، ان پر رونے کیلئے کسی مکان کا بندوبست کیا جائے، اس طرح تین دن شام میں مجلس عزا برپا ہوئی اور اہل شام کے تمام خواتین اس مجلس میں شریک ہو گئیں، یہاں تک کہ ابوسفیان کے خاندان میں سے ایک عورت بھی باقی نہیں تھی جو امام حسین (ع) پر رونے اور اہلبیت (ع) کی استقبال کیلئے نہ آئی ہو۔ -18-

جب فاتح شام کی روانگی کا وقت آیا تو زرین محمل کا انتظام کیا گیا تو شریکۃ الحسین (س) نے بشیر بن نعمان سے کہا: اجعلوها سوداء حتی يعلم الناس انا فی مصیبة و عزاء لقتل اولاد الزہرا (س)۔ ان محملوں کو سیاہ پوش بنائیں تاکہ لوگوں کو پتہ چلے کہ ہم اولاد زہرا (س) کے سوگ اور مصیبت میں ہیں۔

جب اہلبیت (ع) عراق پہنچے اور زمین کربلا میں وارد ہوئے تو دیکھا کہ جابر بن عبداللہ انصاری (رہ) اور بنی ہاشم کے کچھ افراد سید الشہدا (ع) کے قبر مبارک پر زیارت کرتے ہوئے رورہے ہیں۔ لہوف کے مطابق ۲۰ صفر کو شہدا کے سروں کو ان کے مبارک جسموں سے ملائے گئے۔ -19-

زینب کبریٰ (س) اپنے بھائی کی قبر سے لپٹ کر فریاد کرنے لگی: ہای میرا بھیا ہای میرا بھیا! اے میری ماں کا نور نظر! میری آنکھوں کا نور! میں کس زبان سے وہ مصائب اور آلام تجھے بیان کروں جو کوفہ اور شام میں ہم پر گذری؟ اور پست فطرت قوم نے کس قدر آزار پہنچائی؟ ناسزا باتیں سنائی؟

## بھائی کی قبر سے وداع

نوحہ سرائی کے بعد اپنے بھائی کی قبر سے وداع کرتے ہوئے جب بہت مضطرب ہو گئیں تو جناب زین العابدین (ع) نے فرمایا: انت عارفة كاملة و الصراخ من عادة الجاهلین اصبری واستقری؛ پھوپھی جان! آپ تو عارفہ کاملہ ہیں آہ وزاری کرنا دور جاہلیت کی عادات میں سے ہے، آپ صبر سے کام لیں۔ اس وقت زینب کبریٰ (س) نے فرمایا: یا علی و یا قرۃ عینی! دعنی اقیم عند اخی حتی جاء یوم وعدی لانی کیف الق اہل المدینۃ و اری الدور الخالیۃ؟! -20-

اے علی! اے میرے نور نظر! مجھے یہیں رہنے دیجئے میرے بھائی کے پاس، یہاں تک کہ موت آجائے۔ کس طرح میں مدینہ کو جاؤں اور اہل مدینہ سے ملاقات کروں اور کس طرح خالی مکانوں کا نظارہ کروں؟! پھر فریاد کرنے لگیں: وا احاہ! واحسیناہ!

امام (ع) نے فرمایا: اے پھوپھی جان! آپ سچ فرما رہی ہیں، کہ بغیر بابا کے، بھائی اور چچا عباس کے اور بھائی قاسم کے گھروں کا دیکھنا سخت ہے، لیکن رضای الہی اور ہمارے نانا رسول خدا (ص) کا حکم بھی تو ہمیں بجا لانا ہے۔

آج اگر کوئی اسلام بچا ہے تو حسین کی قربانی اور زینب کی لٹی ہوئی چادر اور سید سجاد کی اسیری کی مرہون منت ہے۔ ورنہ تو یزید، رسول خدا (ص) کا خلیفہ بن کر دین اور آئین رسول خدا (ص) کا انکار کرچکا تھا۔ لیکن اہل بیت (ع) کی قربانی نے دین اسلام کی تا قیامت حفاظت کا انتظام کیا۔

دنیا سے تو نے آخر یہ رسم ہی مٹادی  
اب مانگتا نہیں ہے بیعت کوئی کسی سے  
بی بی تیرا کرم ہے ہر ماں پہ ہر بہن پر  
اب چھینتا نہیں ہے چادر کوئی کسی سے -21-

تمت بالخیر

-----

- 1 - بحار ج ۴۵ ص ۱۷۷، ح ۲۷۔
- 2 - پیام اعظمی، والقلم
- 3 - بحار، ج ۴۵، ص ۱۰۸، ۱۱۰۔
- 4 - بحار، ج ۴۵، ص ۱۰۸، ۱۶۲۔۱۶۵۔
- 5 - احتجاج، ترجمہ جعفری، ج 2، ص: 108-111
- 6 - اللہوف علی قتلی الطفوف، ص 181۔
- 7 - غم نامہ کربلا، ص: 198۔
- 8 - اللہوف علی قتلی الطفوف، ص: 180۔
- 9 - آل عمران ۲۶۔
- 10 - سید ظفر حسن، امربوی؛ روایات عزا، ص ۵۷۶۔
- 11 - ہماں، ج ۴۵، ص ۱۳۳۔
- 12 - اللہوف علی قتلی الطفوف، ص: 185۔
- 13 - روم ۱۰۔
- 14 - آل عمران ۱۷۸۔
- 15 - آل عمران / 169۔
- 16 - ہود / 18۔
- 17 - سیرہ واندیشہ حضرت زینب، ص ۳۱۳۔
- 18 - تاریخ طبری، ج ۳، ص ۳۳۹۔
- 19 - ناسخ التواریخ حضرت زینب کبریٰ۔
- 20 - نائبة الزہرا، ص ۲۰۶۔
- 21 - پیام اعظمی؛ والقلم -